تحریر: امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ ترجمہ: عطاء الرحمٰن ثاقب

شیعہ اور اہل سنّت

مقدمہ الشیعہ والسنہ عربی۔

" الحمد لله وحده والصلاة والسلام على محمد المصطفى نبيّ الهدى والرحمة وعلى آله وأصحابه الطاهرين البررة ، أما بعد !

امت اسلامیہ کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ آج ہر انتشار و اختلاف کا داعی اتحاد و اتفاق کے بلند و بانگ دعوے کر رہا ہے۔ اہل مکر و دجل کی طرف سے اس لفظ کا استعمال اس قدر عام ہو گیا ہے کہ بہت سے سادہ لوح مسلمان ان کے فریب میں مبتلا ہو کر ان کے پھیلائے ہوئے جال کا شکار ہو چکے ہیں۔

چنانچہ قادیانی[1] جو صلیبی استعمار کے پروردہ اور اسلام کے صاف و شفاف چہرے پہ بدنما داغ ہیں وہ بھی اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے زہر آلود عقائد کی نشر و اشاعت کے لئے راہ ہموار کر سکیں۔

اسی طرح بہائی[2] جو کہ روس اور انگریز کی پیداوار ہیں وہ بھی اس لفظ کے پردے میں اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کرنا چاہتے ہیں۔

ایسے ہی شیعہ جو کہ یہودیوں کی اولاد اور اسلام کا نقاب اوڑھنے والا ایک یہودی گروہ ہے وہ بھی اپنے مکروہ چہرے کو چھپانے کے لیے اور انکشافِ حقیقت کے خوف سے اس لفظ کا سہارا لیتا ہوا نظر آتا ہے۔

---

(۱) اس فرقے کے متعلق ہماری مستقل تصنیف ہے "القادیانیۃ دراسات و تحلیل"۔

(۲) اس فرقے کے متعلق بھی ہماری مستقل تصنیف ہے "البہائیۃ امام الحقائق والوقائع"

تو اتحاد و اتفاق کا نعرہ درحقیقت ایسا کلمۂ حق ہے جس کے در پردہ باطل چھپا ہوا ہے جیسے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب خوارج نے "لاحکم الا للّٰہ" کا نعرہ بلند کیا تو آپؓ نے فرمایا: "کلمة حق أرید بها الباطل" کہ بات تو سچی ہے مگر اس کا محلِ استعمال درست نہیں[1]

سو اتحاد و اتفاق کا نعرہ تو حق ہے مگر اس کے پیچھے باطل کارفرما ہے تاکہ اس خوب صورت نعرے کو بدترین مقاصد کے لیے ڈھال بنایا جا سکے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

"ایک ایسا زمانہ آئے گا جب باطل اس قدر پر پرزے پھیلا چکا ہوگا کہ حق کی تلاش مشکل ہو جائے گی" (۲)

اور وہ زمانہ یہی ہے کیونکہ باطل فرقے اتحاد و اتفاق کے نعرے کو ڈھال بنا کر اس انداز سے اپنے باطل کی ترویج میں مصروف ہیں کہ حقیقی اسلام کی پہچان مشکل ہو گئی ہے۔

شیعہ فرقے نے کچھ عرصہ سے مسلمان ممالک میں چھوٹے چھوٹے کتابچوں اور پمفلٹوں کی تقسیم شروع کر رکھی ہے، جن میں انہوں نے شیعہ سنی اتحاد کی طرف دعوت دی ہے۔ اس سے ان کا مقصد اہل سنت کو شیعہ بنانا ہے۔ وہ ان کتب و رسائل سے اپنے آپ کو اہل سنت کے نہیں بلکہ اہل سنت کو اپنے قریب کرنا چاہتے ہیں تاکہ انہیں اپنے فریب کا شکار کر کے شیعہ بنایا جا سکے۔

یہ گروہ چاہتا ہے کہ اہل سنت اپنے عقائد سے براءت کا اظہار کر کے شیعہ عقائد کو اختیار کر لیں۔ وہ شیعہ عقائد جو یہودیت کی ایجاد ہیں اور ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ اہل سنت بھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں معاذ اللہ "بدا" کا عقیدہ رکھیں کہ اللہ کو بعض واقعات کا اس وقت تک علم نہیں ہوتا جب تک وہ رونما ہو جائیں۔ اور قرآن مجید کے بارہ میں یہ عقیدہ رکھیں کہ اس میں تحریف و ترمیم ہو چکی ہے۔ اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علیؓ اور دوسرے امام افضل ہیں۔ اور یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

---

1. نہج البلاغہ ص ۸۲ مطبوعہ دار الکتاب اللبنانی بیروت ۱۳۸۷ھ۔
2. نہج البلاغہ ص ۳۰۴۔

معاذ اللہ کفار و مرتدین اور خائن و بد دیانت تھے، اور امہات المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمن تھیں، اور یہ کہ امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد اور امام بخاری وغیرہ سب کافر اور مرتد تھے۔

تو یہ ہے وہ قبیح اور مذموم مقصد جو "اتحاد و تقریب" کے نعرے کے پس پردہ کارفرما ہے اور جب اس گروہ کے ان مذموم مقاصد سے عام مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا ہے تو ان کی طرف سے چیخ و پکار شروع ہو جاتی ہے کہ اس قسم کی تحریروں سے اجتناب کرنا چاہئے اور اتحاد و اتفاق کی فضا قائم رہنی چاہیئے۔ (۱)

کوئی مسلمان بھی اپنے عقائد سے دستبردار ہو کر اور ازواج مطہرات و صحابہ کرامؓ کی حرمت و ناموس کا سودا کر کے اتحادِ امت کے اس خود ساختہ نظریے کو قبول نہیں کر سکتا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی صاحبِ ایمان شخص قرآن کریم کے تقدس کو پامال کرنے والے اور تحریفِ قرآن جیسا کفریہ عقیدہ رکھنے والے سے فکری و نظری اتحاد کرے اور ان کے ان کفریہ عقائد کی تردید کرنے کو وحدتِ امت کے خلاف تصور کرے۔ ایسا اتحاد یقیناً غیر فطری و غیر اسلامی ہے۔

---

(۱) ایران کے ایک شیعہ عالم لطف اللہ صافی نے اتحاد کے موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے جس کے ٹائیٹل پر اس نے "ولا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم" آئت درج کی ہے یعنی آپس میں مت جھگڑو تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اس کتاب کے مصنف نے اپنے اسلاف کی طرح تقیہ اور مکر و خداع کی مثال قائم کرتے ہوئے کتاب کے ابتدائی صفحات میں اتحاد کی اہمیت و ضرورت پہ زور دیا ہے مگر چند صفحات کے بعد اتحاد و اتفاق کے اس مدعی نے عبقرئی امت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خلاف دریدہ دہنی کی ہے، یہی شخص جو مقدمے میں لکھتا ہے کہ محب الدین الخطیب کی کتاب "الخطوط العریضہ"، جیسی کتب نہیں لکھی جانی چاہئیں اُسی کتاب میں وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف خبثِ باطن کا اظہار کر کے اپنے موقف کی مخالفت کرتا ہے۔ لطف اللہ صافی اور اس جیسے دوسرے افراد وحدتِ امت کے نام پہ امتِ اسلامیہ کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔

کفار مکہ نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے اتحاد کا مطالبہ کیا تھا کہ اُن کے بتوں کا ابطال نہ کیا جائے اور شرک کی مذمت نہ کی جائے مگر اس پر اللہ تعالیٰ کا واضح فرمان نازل ہوا تھا۔

"قل یا أیھا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا أنتم عابدون ما اعبد ولا أنا عابد ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین" (۱)

"اے میرے پیغمبر! ان کافروں سے کہہ دیجئے کہ اے کفار! جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت کو جائز نہیں سمجھتا ہ اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں تم اُس کی عبادت نہیں کر سکتے ہ نہ ہی میں تمہارے خداؤں کو الٰہ مان سکتا ہوں ہ اور نہ ہی تم اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود حقیقی مان سکتے ہو ہ چنانچہ تم اپنا دین اختیار کیے رکھو میں تمہارے دین کی تصدیق نہیں کر سکتا ، میں اپنے دین پہ کاربند رہوں گا ہ۔

نیز " و لنا أعمالنا و لکم أعمالکم و نحن له مخلصون" (۲)

"ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ۔ ہم تو خالصتہً اللہ تعالیٰ کی الوہیت کو ماننے والے ہیں"

نیز " قل ھذہ سبیلی ادعو إلی اللہ علی بصیرۃ أنا و من اتبعنی وسبحان اللہ وما أنا من المشرکین " (۳)

"اے پیغمبر! فرما دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے میں اور میرے پیروکار اس کی طرف علی وجہ البصیرت دعوت دیتے ہیں۔ پاک ہے اللہ کی ذات میں اس کے ساتھ شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

نیز " وما یستوی الأعمیٰ والبصیر ولا الظلمات و لا النور ولا الظل ولا الحرور وما یستوی الأحیاء

---

(۱) سورۃ الکافرون ۔

(۲) سورۃ یوسف آئت ۱۰۸ ۔

(۳) سورۃ البقرۃ آئت ۱۳۹ ۔

ولا الأموات" (۱)

"یعنی نابینا اور بینا، تاریکی اور روشنی، سایہ اور گرمی کی تپش برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ہی زندہ اور مردہ برابر ہو سکتے ہیں۔"

اسلام جو ہمیں اتحاد کا تصور دیتا ہے وہ یہ ہے کہ جب بھی اختلاف ہو کتاب وسنت کی طرف رجوع کیا جائے، چنانچہ ہر وہ فرقہ جو کتاب وسنت کی طرف رجوع نہیں کرتا وہ اتحاد کی دعوت میں مخلص نہیں ہو سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"یاأیها الذین آمنوا أطیعوا الله وأطیعوا الرسول وأولی الأمر منکم فان تنازعتم فی شئ فردّوه إلی الله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الآخر" (۲)

"اے ایمان والو! اللہ، رسول اور ارباب حلّ وعقد کی اطاعت کرو اور اگر تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو قرآن وحدیث کی طرف رجوع کرو اگر تمہارا اللہ اور یوم آخرت پہ ایمان ہے۔"

چنانچہ وحدتِ امت کے وہ تمام تصورات غیر اسلامی ہیں جن میں تصحیح عقائد اور رجوع الی الکتاب والسنہ کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ اختلاف ختم کرنے کا واحد حل یہی ہے کہ اپنے عقائد وافکار کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کے مطابق ڈھالا جائے۔

شیعہ گروہ بھی اگر رفع اختلاف میں مخلص ہے تو انہیں سبِّ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے یہودی عقیدے سے اظہار براءت کرنا ہوگا کیونکہ یہ عقیدہ واضح طور پر قرآنی آیات سے متصادم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"والسابقون الأولون من المهاجرین والأنصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه وأعدّ لهم جنّات تجری من تحتها الأنهار خالدین

---

(۱) سورۃ فاطر آیات ۱۹-۲۰-۲۱-۲۲۔

(۲) سورۃ النساء آیت ۵۹۔

فیھا أبدا ذلك الفوز العظیم" (۱)

"وہ مہاجرین وانصار جنہوں نے اسلام قبول کرنے میں سبقت کی، اُن پر اور اُن کی اچھے طریقے سے اتباع کرنے والوں پر اللہ راضی ہوگیا اور وہ ان سے راضی ہوگئے اللہ نے ان کے لیے جنت بنائی ہے جس کے درختوں تلے سے نہریں بہتی ہیں وہ اس میں تا ابد رہیں گے۔ یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

نیز "لقد رضی اللہ عن المؤمنین إذ یبایعونك تحت الشجرۃ" (۲)

یعنی "اللہ نے مومن (صحابہ کرام) کو اپنی رضامندی سے نوازا جب وہ (اے نبیؐ!) درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے۔"

اسی طرح ارشاد نبوی ہے:

"لا تمسّ النار مسلماً رآنی أو رأی من رآنی" (۳)

یعنی کسی ایسے مسلمان کو جس نے (ایمان کی حالت میں) مجھے دیکھا یا میرے صحابہ کو دیکھا جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اللہ اللہ فی أصحابی لا تتخذوھم غرضاً من بعدی.
فمن أحبھم فبحبّی احبّھم، ومن أبغضھم فببغضی أبغضھم، ومن آذاھم فقد آذانی، ومن آذانی فقد آذی اللہ، ومن آذی اللہ فیوشك ان یأخذہ" (۴)

"اے لوگو! میرے صحابہ کے متعلق گفتگو کرتے وقت اللہ سے ڈرا کرو، میرے بعد انہیں طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ اُن سے وہی محبت کرے گا جسے مجھ سے محبت ہوگی اور اُن سے وہی بغض رکھے گا جسے مجھ سے بغض ہوگا۔ جس نے

(۱) سورۃ التوبۃ آیت ۱۰۰۔
(۲) سورۃ الفتح آیت ۱۸۔
(۳) رواہ الترمذی وہو حسن۔
(۴) رواہ الترمذی۔

انہیں تکلیف دی گویا اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی گویا اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی وہ یقیناً اُس کا مؤاخذہ کرے گا۔"

اِن آیات واحادیث کے مطالعہ کے باوجود بھی اگر کوئی شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف اپنے سینے میں بغض وعناد رکھے تو اس سے اتحاد کرنا خلاف شریعت ہے۔

اسی طرح اگر یہ گروہ واقعی اتحاد بین المسلمین کا داعی ہے تو اس گروہ کو تحریفِ قرآن کے عقیدے سے تائب ہونا ہوگا اور یہ عقیدہ رکھنا ہوگا کہ موجودہ قرآن مجید ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اور ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے اور اس کی ترتیب وحیِ الٰہی کے مطابق ہے، شیعہ گروہ کو ایسے تمام افراد سے اظہار براءت کرنا ہوگا جو اس قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں خواہ وہ ان کے محدثین ومفسرین اور قدیم فقہاء ومورخین ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ تحریفِ قرآنِ کریم کا عقیدہ اتحادِ امت کے لیے زہر قاتل ہے۔

اسی طرح شیعہ گروہ کو تقیہ جو کہ کذب ونفاق کا دوسرا نام ہے سے بھی اظہار براءت کرنا ہوگا اور کذب ونفاق کو تقدس کا درجہ دینے کی بجائے کلیتہً اس سے اجتناب کرنا ہوگا۔

ان یہودی اور مجوسی عقائد سے توبہ کیے بغیر "شیعہ سنی اتحاد" کا نعرہ محض فریب اور لایعنی ہی نہیں بلکہ امتِ اسلامیہ کے خلاف ایک گھناؤنی سازش ہے، اسی نعرے کی وجہ سے اس گروہ کو اہل اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا موقعہ ملا، یہ نعرہ دراصل اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے راہ ہموار کرتا ہے اس نعرے کی وجہ سے ہی یہودیوں اور مجوسیوں اور دوسرے اعداءِ اسلام کو مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر انہیں نقصان پہنچانے اور اسلامی عقائد کو مسخ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ آپ تاریخِ اسلام کا مطالعہ کریں تو آپ کو اس میں ایک شیعہ راہنما ابن علقمی نظر آئے گا جس نے سقوطِ بغداد میں کلیدی کردار ادا کیا، اپنے آپ کو فاطمی کہلانے والے شیعہ نظر آئیں گے جنہوں نے بارہا کعبۃ اللہ کی حرمت کو پامال کیا اور اکابرینِ اسلام کو تہِ تیغ کیا، آپ کو شیعہ قزلباش خاندان نظر آئے گا جس نے ہندوؤں سے مل کر سقوطِ مشرقی پاکستان میں بنیادی کردار ادا کیا۔ یہ سارا کچھ اسی نعرے کی بدولت ہوا۔ یہ نعرہ اتحاد کیلئے نہیں مسلمانوں میں انتشار وافتراق پیدا کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔

اتحادِ امت کا راز صرف اور صرف اتباعِ کتاب وسنت میں پنہاں ہے، متبعین کتاب وسنت

کا اتحاد ہی "اتحاد بین المسلمین" کہلا سکتا ہے، اسلامی عقائد سے انحراف کرکے اور غیبت و رجعت جیسے یہودی و مجوسی عقائد کو اختیار کرکے اتحاد کے نعرے کا مقصد محض شریعت اسلامیہ کو مسخ کرنا اور امت میں تفریق پیدا کرنا تو ہوسکتا ہے ایسے نعرے سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

یہ کہنا کہ اس قسم کا اتحاد مسلمانوں کی قوت کا باعث بن سکتا ہے یا اس قسم کے اتحاد سے ہم اعداء اسلام کا مقابلہ کر سکتے ہیں بالکل عبث ہے اس لیے کہ اللہ و رسول کے نزدیک صرف اس اتحاد کی اہمیت ہے جو اللہ و رسول کی اتباع کرنے والوں اور خالص اسلامی عقائد کو اختیار کرنے والوں کے درمیان ہو اور صرف ایسے لوگ ہی عند اللہ مؤمنین ہیں، اور انہی کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے؛

"وکان حقا علینا نصر المؤمنین" (۱)

یعنی اصحاب ایمان کی مدد کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

نیز "وأنتم الأعلون ان کنتم مؤمنین" (۲)

"اگر تم کامل مومن بن جاؤ تو ساری کائنات پہ تمہاری بالادستی قائم ہو جائے گی۔"

جب تک اسلامی عقائد میں اجنبی افکار کی آمیزش نہیں ہوئی تھی اللہ کی طرف سے نصرت و تائید کا سلسلہ جاری رہا، یہی وجہ ہے کہ صدیق و فاروق اور ذو النورین رضی اللہ عنہم کا دور فتوحات اور مسلمانوں کے تسلط کا دور تھا مگر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہودیت کو اسلامی عقائد سے اپنے افکار کو پیوند کرنے کا موقعہ ملا تو یکدم فتوحات کا سلسلہ رک گیا اور حالات مسلمانوں کے لیے ناسازگار ہو گئے (۳)

نکتہ استشہاد یہ ہے کہ جب تک ملتِ اسلامیہ صرف کتاب وسنت پہ عمل پیرا رہی اور اس نے کسی دوسرے فلسفے یا نظریے کی طرف رجوع نہیں کیا وہ متحد و متفق رہی اور اللہ کی نصرت و تائید انہیں حاصل رہی اور جوں ہی اس نے دوسرے افکار کو اپنا لیا وہ انتشار کا شکار ہو گئی۔ چنانچہ اتحاد بین المسلمین کی اساس صرف اتباعِ کتاب وسنت ہے اس سے سرمو انحراف اتحادِ امت کیلئے

---

(۱) سورۃ الروم آئت ۴۷۔ (۲) سورۃ آل عمران آئت ۱۳۹۔

(۳) اس جگہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چند اقوال نقل کیے ہیں جو کہ شیعہ کی مذمت میں ہیں اور چونکہ وہ تمام اقوال کتاب کے آخر میں دوبارہ ذکر کیے گئے ہیں اس لیے ان کے ترجمے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

ہر قائل ہے۔ شیعی افکار خالصتہً یہودی و مجوسی افکار ہیں۔ ان افکار کو قبول کر لینا انتشار وافتراق کا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔

خلاصہ مبحث یہ ہوا کہ مسلمانوں کو صحیح اسلامی عقائد کی طرف دعوت دینا ہی وحدت واتحاد کی دعوت ہے اور اگر شیعہ، بابی، بہائی، قادیانی، اسماعیلی اور دیگر باطل فرقے اتحاد کا نام لیتے ہیں تو وہ محض دھوکہ اور فریب ہے۔ مسلمانوں کو اس دھوکہ میں مبتلا ہو کر انہیں عقائدِ اسلامیہ کو مسخ کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔

اس کتاب کی تالیف کا محرک بھی یہی ہے کہ اہلِ سنت کو خبردار کیا جائے کہ شیعہ دین یہودیوں کا ایجاد کردہ و پروردہ ہے جو کہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن اور مسلمانوں اور ان کے اسلاف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سب سے بڑے مخالف تھے، انہوں نے اسلام اور اہلِ اسلام سے انتقام لینے کی غرض سے اس دین کو ایجاد کیا اور اُس پہ اسلام کا نقاب چڑھانے کی کوشش کی تاکہ وہ مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر اپنے افکار کی ترویج کر سکیں۔ اس کتاب میں ہم نے شیعہ قوم کا جو قرآن مجید کے متعلق عقیدہ ہے اُسے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے، اور ایسے ایسے شواہد و مستند دلائل کا ذکر کیا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے اس کتاب کے علاوہ کسی اور کتاب میں ان کا ذکر نہیں ملے گا۔

اسی طرح اس کتاب میں ہم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ کذب و نفاق جسے وہ تقیہ کا نام دیتے ہیں پوری شیعہ قوم کا شعار ہے، اور وہ اُسے اللہ کے نزدیک تقرب کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان مباحث کے ضمن میں شیعہ کے دوسرے عقائد مثلاً، عقیدہ بداء، سبِ صحابہ و ازواجِ مطہرات، تفضیل ائمہ، اصولِ دینِ شیعہ اور شیعہ و اہلِ سنت کے مابین اختلاف کے اسباب کا ذکر بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مختصر سی کتاب دینِ شیعہ کی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لیے کافی ہے جس سے اہلِ سنت بھی استفادہ کر سکتے ہیں اور وہ سادہ لوح شیعہ بھی جنہیں اپنے مذہب سے آگاہی نہیں اور وہ صرف حبِ اہلِ بیت کے دھوکے کی وجہ سے اس دین کو اختیار کیے ہوئے ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ان سادہ لوح شیعہ افراد کو شیعہ دین کی اصلیت سے آگاہ کیا جائے تاکہ اُنہیں اس دین سے اظہارِ براءت کی توفیق ہو سکے اور وہ اپنی عاقبت سنوار سکیں۔ جہاں تک ان کے وعاظ و علماء کا تعلق ہے وہ اس دین کی اصلیت لوگوں کو اس

یہ نہیں بتلاتے کہ انہیں اپنے دین کو چھپانے اور اُسے ظاہر نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ حضرت جعفر صادق کی طرف منسوب ایک شیعہ روایت ہے۔

" انکم علی دین من کتمه اعزّه الله و من اذاعه أذله الله " (۱)

یعنی حضرت جعفر صادق نے اپنے شیعہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہارا دین ایک ایسا دین ہے کہ جو اُسے چھپائے گا اللہ اُسے عزت دے گا اور جو اس کی اشاعت کرے گا اللہ اُسے ذلیل کرے گا۔

ہم نے اپنی اس کتاب میں امر کی شدت سے التزام کیا ہے کہ کوئی غیر مستند شیعی نص ذکر نہ کی جائے اور ہر نص اور عبارت کا حوالہ دیا جائے۔ اس سلسلہ میں اس امر کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ کہ وہ نص شیعہ کی مشہور و معتبر کتاب میں موجود ہو (۲)

ہمارا ارادہ ہے کہ اس کتاب کے بعد ایک اور تصنیف کا اضافہ کیا جائے تاکہ جن موضوعات کا احاطہ نہیں ہو سکا ان کا احاطہ کیا جا سکے (۳)

---

(۱) اصول کافی از کلینی۔ اس کا ذکر باب " الشیعة والکذب " میں مفصلاً آئے گا۔

(۲) لطف اللہ صافی نے " السهم المصیب فی الردّ علی الخطیب " لکھ کر یہ گمان کر لیا تھا کہ، چونکہ محب الدین الخطیب دنیا میں نہیں رہے اس لیے شائد اس کتابچے کا جواب کسی کی طرف سے نہ دیا جائے اور یوں وہ لوگوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جائے مگر اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ کے فضل سے حق کا دفاع کرنے والے اب بھی موجود ہیں۔ ہمیں صافی کے اس رسالے کا تھوڑی دیر پہلے ہی علم ہوا جب ہم نے گزشتہ برس حج کے لیے سعودیہ کا سفر کیا۔ اگر اس سے قبل ہمیں اس کا علم ہو جاتا تو ہم کب کے یہ قرض چکا چکے ہوتے۔ اس لیے جواب میں تاخیر کی وجہ سے کوئی دھوکے میں نہ رہے۔

(۳) الحمد للہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی اس موضوع پر اس تصنیف کے بعد چار مزید کتب شائع ہو چکی ہیں۔

(۱) الشیعة وأهل البیت (۲) الشیعة والقرآن (۳) الشیعة والتشیع (۴) بین الشیعة واهل السنة۔